اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل ۳۵۳۵

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۸۷	مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۳ء	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۴ رمضان ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۹ جنوری بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو اگرچہ گذشتہ دو دن کھانسی کی تکلیف وہ شکایت رہی۔ لیکن آج رات خدا کے فضل سے آرام رہا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی عبدالمنان صاحب بفضلہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔

۱۸ جنوری سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل کا اکیسویں پارہ سے مسجد اقصےٰ میں درس القرآن شروع ہوا۔

امسال مختلف مساجد میں ۳۹ اصحاب اعتکاف بیٹھے ہیں۔ زنانہ حصۂ مسجد میں پانچ عمر رسیدہ خواتین بھی ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد نذیر صاحب رہتک مولوی محمد حسین صاحب انبالہ۔ مولوی ول محمد صاحب علاقہ امرتسر۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور علاقہ سرگودھا۔ ماسٹر محمد عمر صاحب علاقہ جالندھر اور مولوی عبدالاحد صاحب سری نگر تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ ... وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ یعنی خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے اے مومنانِ امت محمدیہ وعدہ کیا ہے۔ کہ تمہیں بھی وہ زمین میں خلیفہ کرے گا۔ جیسا کہ تم سے پہلوں کو کیا۔ اور ہمیشہ کفار پر کسی قسم کی کوفتیں جسمانی ہوں۔ یا روحانی پڑتی رہیں گی۔ یا ان کے گھر سے نزدیک آجائیں گی۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ آپہنچے گا۔ اور خدا تعالےٰ اپنے وعدوں میں تخلف نہیں کرتا۔

اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے۔ تو میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے۔ کہ خدا تعالےٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی۔ تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنے رکھتا تھا۔ اور اگر خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا۔ کہ اس امت پر ہمیشہ کے لئے ابواب سعادت مفتوح رکھے۔ کیونکہ روحانی سلسلہ کی موت سے دین کی موت لازم آتی ہے۔ اور ایسا مذہب ہرگز زندہ نہیں کہلا سکتا۔ جس کے قبول کرنے والے خود اپنی زبان سے ہی یہ اقرار کریں۔ کہ تیرہ سو برس سے یہ مذہب مرا ہوا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس مذہب کے لئے ہرگز ارادہ نہیں کیا۔ کہ حقیقی زندگی کا وہ نور جو نبی کریمؐ کے سینہ میں تھا۔ وہ توارث کے طور پر دوسروں میں چلا آوے۔ افسوس کہ ایسے خیال پر جمنے والے خلیفے کے لفظ کو بھی جو استخلاف سے مفہوم ہوتا ہے۔ تدبر سے نہیں سوچتے۔ کیونکہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں۔ اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے۔ جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا۔

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

الفضل کے متعلق

کیا آپ نے اپنی ذمہ واری محسوس کی؟

"الفضل" کی پندرہ سال قبل جتنی اشاعت تھی۔ اتنی ہی اب بھی ہے۔ حالانکہ پچھلے دس کے متعلق ہمارا اندازہ نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کی رپورٹ کہتی ہے۔ کہ جماعت دوگنی ہوگئی ہے۔ مگر "الفضل" کی اشاعت اتنی ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت نے "الفضل" کے متعلق اپنی ذمہ واری کو محسوس نہیں کیا۔ مذہب کو قائم رکھنے کے لئے مذہبی روح کی ضرورت ہوتی ہے"

مندرجہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد۔ عمائد اور سکرٹریان تبلیغ۔ و دیگر معتمدین و مخیر و مستطیع احباب سے گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور کم از کم ۵۰۰۔ مزید خریدار مہیا کر دیں:۔

ایسے محبوں کے نام "الفضل" میں شائع ہوتے رہیں گے۔ ہم ہر ایک قسم کی سہولت بہم پہونچانے کے لئے تیار ہیں۔ یعنی "الفضل" کا چندہ بجائے سالانہ یکمشت کے بالاقساط ششماہی۔ سہ ماہی بذریعہ منی آرڈر بھیجنے پر بھی اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ (مہتمم طبع و اشاعت الفضل قادیان)

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

نجد و حجاز کے سپہ سالار کی وفات

جریدہ الجامعۃ الاسلامیہ حیفا نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ سلطان ابن سعود کی افواج کے سپہ سالار خالد بن لوئی کا انتقال ہوگیا ہے۔ یہ سانحہ مملکت سعودیہ کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان سمجھا جاتا ہے:۔

بغداد ٹائمز کا تعطل

عراق گورنمنٹ نے بغداد کے برطانوی اخبار ٹائمز کی اشاعت پندرہ روز کے لئے حکماً بند کر دی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کے سلسلہ میں ایک ایسا مضمون شائع کیا جس سے ایرانیوں کی دل شکنی ہوئی۔ عراقی گورنمنٹ اس معاملہ میں بالکل غیر جانب دار رہنا چاہتی ہے:۔

جمعیۃ اقوام میں عراقی نمائندہ

عراق کے سابق وزیر اعظم نوری پاشا سعید جمعیۃ اقوام میں عراق کے نمائندہ مقرر ہوئے ہیں:۔

ٹرکی میں نئے سکے

[...]منٹ نے نوٹوں کی جگہ چاندی کے نئے سکے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو آئندہ موسم بہار تک امید ہے جاری ہو جائینگے

ٹرکی میں سودیشی تحریک

حکومت ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ غیر ملکی کمپنیوں سے اشیا کی خرید و فروخت قطعاً بند کر دی جائے۔ ملکی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے:۔

افغانستان میں امن و سکون

کابل سے ۱۲۔ جنوری کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرنیل غلام نبی خاں کے قتل کے بعد جو شورش پیدا ہوئی تھی۔ وہ کامل طور پر دبا دیگئی ہے۔ سمت جنوبی کے چھ صد خوانین کا ایک وفد ننگے سر شاہ نادر شاہ کی خدمت میں عفو کے لئے حاضر ہوا۔ اور آئندہ کے لئے وفاداری کا

اقرار کیا۔ شاہ موصوف نے از راہ مراحم خسروانہ باغیوں کے لئے عفو عمومی کا اعلان کر دیا ہے:۔

افغانستان میں سرکاری دوکانیں۔

کابل کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جنوری سے وہاں شدید برف باری شروع ہوگئی ہے۔ جس سے مزدوری پیشہ لوگ سخت مشکلات میں ہیں۔ ان کے لئے حکومت افغانستان نے سرکاری دوکانیں کھلوا دی ہیں۔ جو معمولی شرح پر ضروریات زندگی فروخت کریں گی۔ اور غریب لوگ تاجروں کی لوٹ مار سے محفوظ رہ سکینگے۔

مصری حکومت قرض لے رہی ہے

حکومت مصر نے ایک شاہی فرمان کے ذریعہ وزیر مالیات کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ دس لاکھ مصری پونڈ کے سرکاری تمسکات چار فیصدی شرح سود پر۔ اور اڑھائی ملین مصری پونڈ کے ۴½ فیصدی شرح سود پر جاری کر دے۔ اول الذکر تمسکات کا قرضہ پانچ سال کے خاتمہ پر۔ اور ثانی الذکر کا ۱۹۴۳ء کے آخر میں واجب الادا ہوگا:۔

پرانے ملازمین کے متعلق حکومت ایران کا فیصلہ

حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو غیر معافی ملازمین ۵۵۔ سال کی عمر کو پہونچ گئے ہیں۔ انہیں علیحدہ کر دیا جائے۔ جن لوگوں کی ملازمت پنشن کے لئے پوری نہیں ہوئی۔ گر عمر اتنی ہوگئی ہے۔ وہ بھی برطرف کر دیئے جائینگے۔ البتہ انہیں کچھ وظیفہ دے دیا جائے گا:۔

ملا شور بازار حج کو جا رہے ہیں

افغانستان کے ملا شور بازار جو امان اللہ خان کی شورش کے زمانہ میں خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ حج کے لئے جاتے ہوئے ۱۵۔ جنوری کو پشاور پہونچ گئے:۔

خشکی کے راستہ سے حج

حکومت حجاز نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسکی حدود سلطنت میں سڑکوں کی حالت تسلی بخش نہیں۔ نیز عراق گورنمنٹ کے ساتھ بھی کوئی فیصلہ تا حال نہیں ہوا۔ اس لئے خشکی کے راستہ سفر حج کی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی اور ایسا ارادہ کم از کم اس سال ملتوی کر دینا چاہیئے۔ اگلے سال اس کے خاطر خواہ انتظامات کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے:۔

شاہ افغانستان کی غربا پروری

کابل کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ نادر شاہ نے غربا و کابل کی زمستانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بلدیہ کابل کو گیارہ ہزار روپیہ دیا ہے:۔

بحیرہ روم اور ٹرکی

انگورہ کا اخبار حریت لکھتا ہے۔ کہ بحیرہ روم سے ٹرکی کو بے دخل کرنے کی بہت سازشیں یورپین حکومتیں کر رہی ہیں۔ اور تخفیف اسلحہ جات کے پردہ میں ٹرکی کو بحیرہ روم سے محروم رکھنا چاہتی ہیں۔ لیکن اخبار مذا نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہر ترک اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دے گا:۔

شام کی آزادی کے لئے شرائط

نیم سرکاری اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت فرانس شام کو آزادی کامل دینے پر آمادہ ہے۔ بشرطیکہ شام وعدہ کرے۔ کہ فرانسیسی تجارتی کمپنیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ افواج کا سپہ سالار ہمیشہ فرانسیسی رہے گا۔ اور ۱۵ سال تک تمام شامی فوج فرانسیسی افسروں کے ماتحت رہے گی۔ فرنچ بنک کو سرکاری بنک کی حیثیت سے ہمیشہ جاری رکھا جائے گا۔ اور بیرونی حملے کے خلاف مداخلت کا حق فرانس کو ہمیشہ حاصل رہے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

خواجہ کمال الدین صاحب کی زندگی کے آخری ایام میں ان کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کا طریق عمل

گذشتہ پرچہ میں اشارتاً ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ جب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بستر علالت پر پڑے تھے۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور ان کے خاص رفقاء کار نے ان کا کام بگاڑنے اور ان کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لئے طرح طرح سے انہیں چرکے دیئے۔ اب اس کی کسی قدر تفصیل سُن لیجئے۔

خواجہ صاحب کا ایک رویا

سنہ ۱۹۳۰ء کے آخر میں خواجہ صاحب نے اپنی ایک کتاب "مجدد کامل" کا اشتہار شائع کرتے ہوئے اس میں اپنا ایک رویا درج کیا۔ جس میں لکھا:-

"صبح کے کوئی ساڑھے چار بجے ہونگے۔ جب میں نے نہایت رفیع الشان عمارت دیکھی۔ باہر میں کھڑا تھا۔ کہ اچانک ایک شخص اس کے دروازے سے نکلا۔ جو مجھے کسی عدالت کا اردلی نظر آیا۔ وہ نہایت ہی خوفزدہ تھا۔ جب وہ میرے نزدیک آیا۔ تو وہ حضرت قبلہ مولوی محمد علی تھے۔ انہوں نے مجھے اس خوفزدگی میں اشارہ کیا۔ کہ میری طلبی اندر ہوئی ہے۔"

اس سے خواجہ صاحب نے یہ سمجھا۔ کہ جس طرح خود انہیں سلسلہ احمدیہ کی طرف سے بے اعتنائی رہی۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب جس انجمن کے پریزیڈنٹ ہیں۔ اس "انجمن نے بھی تبلیغ احمدیت میں کوتاہی کی ہے"۔ اور اسی کے متعلق جواب طلبی کے لئے ان کو طلب کیا گیا۔

مولوی محمد علی صاحب کی بیان کردہ تعبیر

اس بات کا شائع ہونا تھا۔ کہ مولوی صاحب خواجہ صاحب پر برس پڑے۔ اور انہوں نے سارا زور یہ ثابت کرنے میں صرف کر دیا۔ کہ خواجہ کے رویا میں جو یہ نظر آیا ہے۔ کہ میں بھی ان کے ساتھ بحیثیت ملزم بلایا گیا ہوں۔ یہ صحیح نہیں۔ اس کے لئے مولوی صاحب نے لمبی چوڑی توجیہ بیان کی۔ اگر ان کی کوشش اسی حد تک محدود رہتی۔ تو کوئی بات نہ تھی۔ ہر ملزم کا اپنی بریت کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا قدرتی بات ہے۔ لیکن مولوی صاحب نے تبلیغ احمدیت سے بے توجہی کا سارا الزام صرف خواجہ صاحب پر تھوپتے ہوئے لکھا:-

اس "خواب میں خواجہ صاحب کو ایک تنبیہ ہوئی ہے۔ کہ تم نے غفلت اور لاپرواہی کیوں اختیار کر رکھی ہے۔ جس سے مطلب صرف اس قدر ہے۔ کہ غفلت کو چھوڑ دو" نیز یہ کہ "انہوں نے اس خطاب سے جو حضرت مسیح موعود نے کیا۔ یہ سمجھا۔ کہ وہ ہم دونوں سے تھا۔ حالانکہ آخر میں خطاب بھی صرف انہی سے ہے"

خواجہ صاحب کے کیریکٹر پر حملہ

مگر اس سے بھی مولوی صاحب کا وُہ غصہ فرو نہ ہوا۔ جو خواجہ صاحب کے خواب میں ان کو اردلی دیکھنے پر آیا تھا۔ اس لئے انہوں نے خواجہ صاحب پر کئی قسم کے حملے کرنے ضروری سمجھے۔ چنانچہ خواجہ صاحب کا وہی رویا جس سے مولوی صاحب نے اپنی بریت۔ اور فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور اُلٹا خواجہ صاحب کو ملزم گردانا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر کا حوالہ دے کر خواجہ صاحب کو ان لوگوں میں شامل کیا جن کے رویا اس دودھ کی طرح ہوتے ہیں۔ جس میں پیشاب بھی پڑا ہو۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب ہمیشہ خواجہ صاحب کو عقائد کے لحاظ سے اپنا ہم خیال قرار دیتے رہے ہیں اس لئے ان کے رویا کو پیشاب ملا ہوا دودھ قرار دینے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے خواجہ صاحب کے پرائیویٹ کیریکٹر کو ناپاک اور انہیں نفسانی خواہشات کا بندہ قرار دینے کا ارتکاب کیا۔ اس طرح مولوی صاحب نے ایسے وقت میں جبکہ خواجہ صاحب اپنی عمر کے آخری ایام میں بستر علالت پر معذور اور مجبور پڑے تھے۔ ان کے کیریکٹر پر نہایت ہی ناپاک حملہ کیا۔ اور خواجہ صاحب کو ان کے ہمدردوں۔ اور ہوا خواہوں کی نظروں میں گرانے کے لئے یہ راہ اختیار کی۔

خواجہ صاحب کی علمیت پر حملہ

اسی سلسلہ میں مولوی صاحب خواجہ صاحب کی قابلیت۔ اور علمیت پر زد کرنے سے بھی باز نہ رہے۔ چنانچہ لکھا:-

"مجھے جب خواجہ صاحب نے اپنی اس خواب سے پہلے اطلاع دی۔ تو عربی میں لکھ کر اطلاع دی تھی۔ گو چونکہ وُہ عربی لکھ نہیں سکتے۔ میں اس کا پورا مطلب ان کی عربی سے نہ سمجھ سکا"

قطع نظر اس سے کہ خواجہ صاحب نے عربی صحیح نہ لکھی۔ یا اگر کچھ صحیح لکھا۔ تو اسے مولوی صاحب نہ سمجھ سکے۔ اور اس عربی تحریر کا مطلب نہ سمجھ سکنے میں مولوی صاحب کی عربی دانی کا بھی دخل ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس وقت خواجہ صاحب کی عربی دانی پر تمسخر اڑانے کا موقع کونسا تھا۔ کیا اس کا مقصد سوائے اس کے کوئی اور تھا۔ کہ آج "پیغام صلح" جس کے متعلق یہ لکھ رہا ہے۔ کہ "تبلیغ اسلام کا دیوانہ۔ دینِ مصطفوی کا عاشق۔ مبلغ اعظم۔ مجاہد کبیر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا انتقال ہو گیا ہے"۔ اسے عربی سے بالکل کورا ظاہر کر کے اس کی وقعت کو ان لوگوں کی نگاہوں سے گرایا جائے جو اسے اسلامی مبلغ سمجھتے۔ اور اسی وجہ سے اس کی مالی امداد کرتے تھے۔

خواجہ صاحب کی احمدیت پر حملہ

خیر یہ تو خواجہ صاحب کی دینی اور مذہبی قابلیت پر حملہ کیا گیا نہایت بے موقعہ اور نامناسب حملہ کیا گیا۔ اور اس شخص نے کیا۔ جسے خواجہ صاحب نے اپنا رویا بیان کرتے ہوئے بھی "قبلہ" کے نہایت معزز خطاب سے سرفراز کیا۔ اور جس کے متعلق پھر بھی یہی کہا۔ کہ "حضرت قبلہ مولوی صاحب میرے لئے مقتدر اور جائے ادب انسان ہیں"۔ لیکن مولوی صاحب کو اس پر بھی صبر نہ آیا۔ اور انہوں نے یہ ظاہر کرنا بھی ضروری سمجھا۔ کہ خواجہ صاحب کو جس تبلیغ اسلام پر اتنا بڑا ناز ہے۔ اس کے دوران میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے محسن سے غفلت اور بے پرواہی جائز رکھی۔ حتیٰ کہ وُہ احمدیت سے ہی انکار کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھا:-

"جس محسن نے انہیں (خواجہ صاحب کو) اس بلند مقام پر پہونچایا۔ اس کی طرف سے غفلت یا بے پرواہی کسی صورت میں بھی جائز نہ تھی"۔ "بعض حالات میں ان کے طرز بیان نے ہمارے بعض احباب کے دلوں میں یہاں تک خیال پیدا کر دیا۔ کہ وُہ گویا احمدیت سے ہی انکار کر رہے ہیں"

قابل غور امر

یہ وُہ آخری اور نہایت مہلک تیر تھا۔ جو مولوی صاحب نے اپنے ترکش سے خواجہ صاحب پر چلایا۔ لیکن قابل غور امر یہ ہے۔

کہ اگر خواجہ صاحب پر کوئی ایسا زمانہ گزرا ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنے محسن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غفلت یا بے پرواہی کی۔ اور کسی وقت ان کے طرز بیان نے مولوی صاحب کے احباب میں یہ خیال پیدا کیا۔ کہ خواجہ صاحب احمدیت سے ہی انکار کر رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ گزرا ہے۔ تو اس وقت مولوی صاحب نے اس کا اعلان کیوں نہ کیا۔ اور کیوں خواجہ صاحب کو اس طرف توجہ نہ دلائی۔ کیا اسکی وجہ سوائے اس کے کوئی اور ہو سکتی ہے۔ کہ اس وقت خود مولوی صاحب خواجہ صاحب کی امداد کے محتاج تھے۔ لیکن جب خواجہ صاحب معذور ہو گئے۔ تو انہیں اپنے محسن سے غفلت اور بے پرواہی کرنے کا مرتکب۔ بلکہ احمدیت سے انکار کرنے والا قرار دینے لگ گئے۔

"حضرت امیر" نے درست لکھا۔ یا "پیغام" نے

ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ جب "پیغام" کے "حضرت امیر" خواجہ صاحب کے متعلق اس قسم کا اعلان اس وقت کر چکے ہیں۔ جبکہ وہ بستر علالت پر پڑے تھے۔ اور جس کے بعد وفات تک انہیں "قبلہ مولوی صاحب" کے اس ارشاد کی تعمیل کا موقعہ نہ مل سکا کہ "وہ اس حصۂ غفلت کو دور فرمائیں۔ اور بحیثیت فرد جماعت بلکہ ٹرسٹی ہونے کے چندہ بھی دیتے رہیں۔ تاکہ ان کے مال کا کچھ حصہ اس باقاعدہ نظام کے ماتحت جو انجمن کے ذریعہ قائم ہے اور جس کے اصل قائم کرنے والے خود حضرت مسیح موعود ہیں تبلیغ اسلام کے ساتھ تبلیغ احمدیت پر خرچ ہوتا رہے"!

تو اب خواجہ صاحب کی وفات پر "پیغام" کو ان کے متعلق کس طرح یہ لکھنے کی جرأت ہوئی۔ کہ "اسلام اور مجدد زمان کا قابلِ فخر خادم۔ ملتِ مسلمہ کا مایۂ ناز فرزند۔ جماعت احمدیہ کا لائق صد عزت و فخر رکن" "خواجہ کمال الدین اسلام اور مجدد زمان کا خادم اور قوم کا مخدوم تھا۔ جماعت کا بچہ بچہ اس کے لئے مصروفِ ماتم ہے"۔ "پیغام" ذرا غور کر کے بتائے۔ اس نے اب خواجہ صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ درست ہے۔ یا آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل اس کے "حضرت امیر" جو کچھ فرما چکے ہیں۔ وہ درست ہے۔

خواجہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کے ایک رفیق کار کی نظر میں

خواجہ صاحب کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی درافشانی کے بعد ضرورت نہیں رہتی۔ کہ ہم ان کے رفقاء کی تحریریں۔ سے بھی دکھائیں۔ کہ وہ خواجہ صاحب کا احمدیت سے کس قدر تعلق سمجھتے تھے اور انہیں کس نظر سے دیکھتے تھے۔ تاہم ایک تحریر کے چند فقرات پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کی اشاعت کا فخر بھی "پیغام صلح" کو ہی حاصل ہے۔

۳ - جولائی ۱۹۳۰ء کے "پیغام صلح" میں سید محمد حسین شاہ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں انہوں نے لکھا:-

"۱۹۱۰ء سے لے کر ۱۹۲۹ء کے دسمبر تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے ووکنگ مشن کی روپیہ اور آدمیوں سے امداد کی۔ اور اس کے انتظام میں اس کے اراکین اپنا قیمتی وقت دیتے رہے لیکن اس کل عرصہ میں جناب خواجہ صاحب لفظ احمدیت سے اسی طرح گریز کرتے رہے۔ جیسا کہ یہ کوئی زہریلا اثر رکھنے والا نام ہے۔ اپنی کل تحریروں۔ کتابوں۔ رسالوں میں عزیز منزل صرف اس لئے لکھا جاتا رہا تاکہ احمدی کے نام سے ڈر کر کوئی اس مشن کی امداد نہ چھوڑ دے۔ ایک عرصہ تک محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ساتھ صرف اس امر پر جھگڑا ہوتا رہا۔ کہ ان کے مشن کے لئے جو روپیہ آئے۔ اس پر مہر جو ہو۔ وہ فنانشل سکرٹری ووکنگ مشن کی ہو۔ انجمن کی نہ ہو۔ یہی نہیں۔ یہ مرض بڑھتا گیا۔ اور آخر انجمن کی کل خدمات کو پس پشت ڈال کر نہایت بے باکی سے ایک ٹرسٹ بنایا گیا۔ جس میں انجمن کا تعلق رکھنا پسند نہیں۔ وہ صرف اس لئے کہ لفظ احمدیہ اس کے ساتھ ہے۔ جو لوگوں کو بھڑکا دے گا۔ اور امداد سے باز رکھیگا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ وہ لفظِ احمدی سے کیسے بیزار ہیں"

تبلیغ احمدیت سے مولوی محمد علی صاحب اور ان کی انجمن کی کوتاہی

اس تحریر سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے ووکنگ مشن کا شروع سے لے کر آخر تک احمدیت کے متعلق کیا طریق عمل رہا۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اس طرزِ عمل میں انجمن کے پریذیڈنٹ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء برابر کے شریک رہے۔ انہوں نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کل عرصہ میں "خواجہ صاحب لفظ احمدیت سے اسی طرح گریز کرتے رہے جیسا کہ یہ کوئی زہریلا اثر رکھنے والا نام ہے" نہ صرف خاموشی اختیار کئے رکھی۔ بلکہ ووکنگ مشن کی روپیہ اور آدمیوں سے امداد بھی کی۔ اس کے انتظام میں اس انجمن کے اراکین معہ پریذیڈنٹ صاحب اپنا قیمتی وقت دیتے رہے۔ ان حالات میں جب خواجہ صاحب نے بذریعہ رویا متنبہ کئے جانے پر یہ اعلان کیا۔ کہ "انجمن نے بھی تبلیغ احمدیت میں کوتاہی کی ہے"۔ اور انہوں نے اس تنبیہ سے جو حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں کی۔ یہ سمجھا۔ کہ وہ ان کو اور مولوی محمد علی صاحب دونوں کو تھی۔ تو یہ بالکل درست تھا۔ اس پر مولوی صاحب کا یہ کہنا قطعاً درست نہ تھا۔ کہ وہ خطاب صرف خواجہ صاحب ہی سے تھا اور نہ اس رویا کو پیشاب ملے ہوئے دودھ سے مشابہ قرار دینا مناسب تھا۔ لیکن ان کی غرض چونکہ اپنی بریت تھی۔ اس لئے ووکنگ مشن کے متعلق اپنے اور اپنی انجمن کے رویہ کو دیدہ دانستہ نظر انداز کر کے جو جی میں آیا لکھتے چلے گئے۔

سید محمد حسین شاہ صاحب نے اگرچہ وہ مضمون جس میں سے اوپر اقتباس دیا گیا ہے۔ خواجہ صاحب کی مخالفت میں لکھا۔ تاہم اس سے خواجہ صاحب کے رویا کا درست ہونا۔ اور مولوی محمد علی صاحب۔ اور ان کی انجمن کا تبلیغ احمدیت میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے مجرم قرار پانا ثابت ہو گیا۔

احمدی لفظ سے گریز کرنے کا ذکر

اس مضمون میں سید صاحب نے یہ بھی لکھا۔ کہ خواجہ صاحب "دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی جو روح ہے۔ اس سے ذرا دور جا پڑے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کام میں سے برکت چھن گئی ہے۔ اور وہ ترقی نہیں رہی۔ جو پہلے تھی"۔

"روپیہ جمع کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو تبلیغ سے باہر نکالنے کی کوشش۔ پھر نام احمدی کو دور رکھنے کے لئے تجاویز سوچنا۔ اور آخر کار خصائص تعلیم احمدیہ کو تبلیغ اسلام کے لئے آج ضروری نہ سمجھنے سے خواجہ صاحب کا قدم بلندی نہیں پستی کی طرف جا رہا ہے"۔

بالفاظ سید محمد حسین شاہ صاحب "عبارت ارد و میں ہے۔ ہر کوئی سمجھ سکتا ہے"۔ کہ انجمن اشاعت اسلام کے ارکان کے نزدیک خواجہ صاحب کا احمدیت سے کہاں تک تعلق تھا۔

"پیغام" کی نادانی

جب خواجہ صاحب کے ساتھ ان کی زندگی کے آخری ایام میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء "پیغام" میں ہی یہ سلوک کر چکے ہیں۔ تو اب "پیغام" کا خواجہ صاحب کی وفات کے بعد چند الٹے سیدھے تعریفی فقرات لکھ کر یہ سمجھ لینا۔ کہ اس طرح وہ اپنے "حضرت امیر" اور ان کے ساتھیوں کے خواجہ صاحب کے متعلق طریق عمل پر پردہ ڈال سکے گا۔ اور جناب خواجہ صاحب مرحوم کے پسماندگان کے دلوں سے وہ باتیں محو کر دے گا۔ جنہوں نے ناسور ڈال رکھے ہیں۔ حد درجہ کی نادانی ہے۔

"ایشوری ہاتھ"

قرآن کریم میں یداللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کے جو الفاظ آئے ہیں۔ ان پر آریہ صاحبان بارہا نہایت لغو اور مضحکہ خیز اعتراض کر چکے ہیں۔ اور اس سے یہ استدلال کیا کرتے ہیں۔ کہ گویا اسلام جو خدا پیش کرتا ہے۔ وہ مجسم ہے۔ اور جب مجسم ہوا۔ [illegible] فانی ہے۔ لیکن ۹ - جنوری کے روزانہ آریہ اخبار پرتاپ نے ایک ہاتھ کی تصویر بنا کر۔ اور اس پر گاندھی لکھ کر اسے "ایشوری ہاتھ" کا خطاب دیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ گاندھی جی اس استعارہ کے قابل بھی ہیں۔ یا نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ "ایشوری ہاتھ" قرار دینے سے آریوں کا پرمیشور بھی مجسم ٹھیرا۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں در اصل آریہ اپنے سوامی کے رویہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام پر اعتراض کرنا خوبی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اور تو اور جب ان کے اعتراضات کے جواب میں انہی کی تحریریں پیش کی جاتی ہیں۔ تو منہ چھپانے کے لئے انہیں جگہ نہیں ملتی۔

مسئلہ اجرائے نبوت از روئے صحف سابقہ

گزشتہ پرچہ میں حکیم فضل الرحمن صاحب کی تقریر کا جو حصہ شایع ہو چکا ہے۔ اس میں ہندو مذہب کی مقدس کتب کے حوالجات سے بتایا گیا ہے۔ کہ ان میں خدا تعالٰے کے فرستادوں کے آنے کا ذکر موجود ہے۔ اب بقیہ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بدھ مت کا موعود

بدھوں میں بھی ایک آنے والے کا انتظار نہایت شدومد سے کیا جا رہا ہے چنانچہ مسز اینی بسنٹ جو خود تھیوسوفسٹ ہیں۔ انہوں نے بدھ مذہب کے متعلق لکھا ہے

بدھوں میں یہ بہت عام روایت ہے۔ کہ "میتریا" و ترلا کو برکت دینے کے لئے بہت جلد زمین پر نازل ہوگا۔ برہما میں ایک بدھ سٹ اس کی آمد کی تبلیغ کر رہا ہے۔ اور ہزارہا اس کی بات کو مان چکے ہیں۔ اور اس کی آمد تک زندہ رہنے کی سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ تبت کے لاما نے میتریا کے ایک بت کی تعمیر کا حکم دیا ہے۔ جس پر سونے کا پترا چڑھایا جائیگا۔ جو عقیدت مند مہیا کریں گے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ان کے آقا کی آمد تک یہ کام مکمل ہو جائیگا۔

گویا ان میں ایک مامور کے آنے کی پیشگوئی ایسی واثق ہے۔ کہ وہ اس کے پورا ہونے کی انتظار میں بڑی بڑی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور اسکی آمد کا یہی زمانہ سمجھتے ہیں۔ اس آنے والے کو یہ میتیو در بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ "میتیو" اور انگریزی کا "Messiah" اور اردو کا مسیح ملتے جلتے ہیں

بدھ مذہب کے کئی فرقے ہیں۔ ایک فرقے کا نام مہاجنا ہے جو زیادہ تر جاپان میں رہتا ہے۔ ان کی کتابوں میں ایک بدھ کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور اس کا نام بھی لکھا ہے پیشگوئی ان کے ہاں اس قدر عظمت رکھتی ہے۔ کہ ان کے واعظ جن کو بھنگی کہتے ہیں۔ مسلسل طور پر آج کل اس کا ذکر کرتے پھرتے ہیں۔ اور زیادہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہی زمانہ اس موعود کے آنے کا ہے۔ اس کا نام وہ اپنی زبان میں امیدہ (یعنی احمد) بتلاتے ہیں۔ یہ پیشگوئی تصویری زبان میں بھی ان کے ہاں موجود ہے چنانچہ کلکتہ کے عجائب گھر میں جو پرانے کتبے یا تصویریں جمع ہیں۔ ان میں ایک تختی پر آٹھ بدھوں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ اور ساتھ لکھا ہے۔ دنیا میں ابتدائے آفرینش سے یہ بات مقدر ہے۔ کہ آٹھ بدھ آئیں گے۔ جن میں سے سات آچکے ہیں۔ اور آٹھواں آنے والا ہے۔

پارسی مذہب کا موعود

تیسرے نمبر پر میں زرتشتی مذہب کو لیتا ہوں۔ ان کی کتابوں میں صاف طور پر دو پیشگوئیاں دو نبیوں کی آمد کے متعلق درج ہیں۔ ایک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اور ایک ایسے نبی کے متعلق جو آپ کے بعد آنے والا ہے۔ دساتیر جوان کی ایک مقدس کتاب ہے۔ اس کے صفحہ ۱۸۹ پر لکھا ہے

"چوں چنیں کارہا کنند از تازیاں مردے پیدا شود۔ کہ از پیروان او دیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ برافتد۔ وشوند سرکشان زیردستان بینند بجائے پیکرگاہ وآتشکدہ خانہ آباد بے پیکر شدہ نماز بردں سو"

یعنی جب زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق ہو جائیگا اور ہر قسم کی بدیاں پھیل جائینگی۔ تو عرب کے لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوگا۔ اور اس وقت ایرانیوں سے تاج اور تخت ملک اور عزت اور قانون سب چھین لئے جائیں گے۔ زبردست لوگ زیر ہو جائیں گے۔ اور ایک بے تصویروں والا مکان تصویروں والے مکان اور آتشکدہ کی بجائے عبادت گاہ بن جائیگا۔

اب صاف ظاہر ہے۔ کہ عربوں میں سے ایسا شخص جو ایسے زمانہ میں پیدا ہوا۔ جسکو ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق کہا جاتا ہے صرف نبی ہے جن کا نام ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر آپ ہی نے نہ صرف حضرت زرتشت کی۔ بلکہ اور بھی سب شریعتیں منسوخ کیں۔ اور زبردستوں کو ایسا نیچا دکھایا۔ کہ قیصر وکسریٰ جیسی زبردست حکومتیں آپ کے غلاموں کے ہاتھ پر فتح ہوئیں۔ ایران کے بتکدوں اور آتشکدوں کی بجائے کعبۃ اللہ کو جو سادگی میں اپنی مثال آپ ہے عبادت کے لئے چن لیا گیا۔ اور ساری دنیا کے مسلمان اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

پھر لکھا ہے۔ "چوں ہزار سال تازی آئین را گزرد چناں شود آں آئین از جدائی ہا کہ اگر بآئین گر نمایند نداندش" یعنے جب شریعت عربی پر ۱۲ سو سال گزر جائیں گے۔ تفرقوں سے دین ایسا ہو جائیگا۔ کہ اگر اسے خود شارع علیہ السلام کے بھی پیش کیا جائیگا تو وہ بھی اسے نہ پہچان سکیں گے۔ پھر ایسا ہوگا۔ کہ "افتند در ہم وکنند خاک پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در آنہا افزوں شود"

یعنی پھر اس نبی عربی کی امت کے اندر انشقاق و اختلاف پیدا ہو جائیگا۔ اور روز بروز اختلاف اور دشمنی بھی بڑھتے جائیں گے ان کے اندر قبر پرستی بھی پیدا ہو جائیگی آگے آتا ہے

"پس شمایا بید خوبی از یں واگر ماند یکدم وزہ نہیں پیوج انگیزم از کسان تو کسے وآئین وآب۔ تو بہ تو رسانم و پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برنگیرم"

یعنے جب ایسا ہوگا۔ تو پھر تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو "انگیزم از کسان تو کسے" کہ تیرے لوگوں میں سے یعنی فارسی الاصل ایک شخص کو کھڑا کر دوں گا۔ جو تیری گمشدہ عزت و آبرو کو واپس لائیگا۔ اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ پھر سرداری و پیشوائی تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا

اب ایسا ہی ہوا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۲ سو سال بعد ہی ایک فارسی الاصل شخص کھڑا کیا گیا۔ جس نے نبوت کا دعوے کیا۔ اور ایسے زمانہ میں کیا جب کہ شریعت اسلامیہ فی الواقع ایسی ہو چکی تھی۔ کہ اگر خود شارع علیہ السلام کے بھی پیش کی جاتی۔ تو آپ بھی اسے اپنی شریعت نہ کہتے۔ اور مسلمانوں کے درمیان شدید اختلاف و انشقاق بھی پیدا ہو چکا تھا۔ آپ نے زرتشت کی گمشدہ عزت کو پھر قائم کیا۔ کیونکہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور لکل قوم ھاد کا عملی سبق آپ ہی نے پڑھایا۔ نیز زیلا نغمہ مشار ہر نبی با مد ... ہر رسولے بنا ر پر میرہم

پھر ایک کتاب ہے جس کا نام زرتشت نامہ ہے۔ جس میں حضرت زرتشت کے حالات لکھے ہیں۔ اس کے اختتام پر لکھا ہے قرب قیامت میں ایک پیغمبر ہوگا۔ جو زرتشت کا صلبی بیٹا ہوگا۔ وہ شیطان کے زور کو جو آخری زمانہ میں بڑھ جائیگا توڑے گا۔ اور مذہب کو از سر نو زندہ کرے گا۔ ژند اوستا کا ایک حصہ اس پر نازل ہوگا۔

اس عبارت میں الفاظ "زرتشت کا صلبی بیٹا ہوگا" قابل غور ہیں۔ اب اگر حضرت زرتشت کی نسل میں سے کسی نے نبی ہونیکا دعوے کیا ہے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں دوسری علامتیں جو اس آنے والے کی بیان کی گئی ہیں۔ وہ بھی ایسی ہی ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنے والے نبی کے متعلق ہیں۔ مثلاً یہ کہ "وہ شیطان کے زور کو جو آخری زمانہ میں بڑھ جائیگا۔ توڑیگا۔"

باقی رہا زرتشت کے مذہب کو زندہ کرنا اور ژند اوستا کا ان پر اترنا۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ ایک دفعہ جو شریعت مٹ گئی ہو۔ وہ اسی رنگ میں تو پھر نہیں سکتی۔ پھر اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی شریعت کو دوبارہ قائم کرنے والا نبی آئے جس کے اندر فیھا کتب قیمۃ کے ماتحت حضرت زرتشت کی

بھی آجائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسی ہی شریعت دی گئی۔ جو فیہا کتب قیمہ ہونے کی حیثیت سے حضرت زرتشت کی شریعت بھی اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور آپ کے بعد آنے والے نبی نے جہاں شریعت اسلامیہ کو نئے سرے سے قائم کیا۔ اسی کے اندر زرتشت کی شریعت کو بھی قائم کیا۔ اور انہی معنوں کے لحاظ سے ژند اوستا کا وہ حصہ جس میں اعلےٰ اور مکمل تعلیم موجود تھی۔ اس نبی پر دوبارہ اترا ؛

پھر انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں زیر لفظ Zoroaster of the Seed of Zoroaster لکھا ہے۔ کہ حضرت زرتشت کے 3000 سال بعد ایک نبی پیدا ہوگا۔ جو زرتشت کی نسل سے ہوگا۔ اب تاریخ ہمیں زرتشت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان کسی ایسے نبی کا پتہ نہیں دیتی۔ جس نے حضرت زرتشت کی نسل سے یعنی فارسی الاصل ہونے کا دعوےٰ کیا ہو۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک شخص پیدا ہوا۔ جس نے یہ دعوےٰ کیا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت زرتشت کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے ؛

یہودی مذہب کا موعود

اب ہم یہودی مذہب کو لیتے ہیں۔ گو اس میں صحائف کے محرف و مبدل ہونے کا یہ حال ہے۔ کہ یہودی تحریف ایک محاورہ بن کر زبان زد خلائق ہے۔ مگر پھر بھی تلاش سے ہمیں اپنا گوہر مقصود مل جاتا ہے۔ ان کے ہاں تین نبیوں کے آنے کی انتظار رہی۔ چنانچہ جب حضرت یحیٰی علیہ السلام نے دعویٰ کیا۔ تو ان سے پوچھا گیا۔ کیا تو الیاس ہے۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ وغیرہ وغیرہ (یوحنا ۱/۱۹) اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کو تین نبیوں کے آنے کی انتظار تھی۔ خواہ وہ کوئی ہوں۔ مگر نبوت کا امکان تو بہرحال ثابت ہے۔ پھر صاف لکھا ہے "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا۔" (استثنا ۱۸/۱۸-۱۹) پھر آتا ہے۔ "خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کی پہاڑی سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ (استثنا ۳۳/۲) اس میں بھی ایک نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ جو اپنی شان میں ایسا عظیم الشان ہوگا۔ کہ اس کے آنے کو خدا کا آنا کہا گیا ہے پھر غزل الغزلات (۵/۱۶) میں ایک آنے والے کی خبر درج ہے۔ جس کا نام عبرانی بائیبل میں صاف محمدیم لکھا ہے۔ ان پیشگوئیوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا ثبوت ملتا ہے

اب میں تورات میں سے وہ پیشگوئیاں بتلاتا ہوں۔ جن میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری رہنے کا ذکر ہے ؛

حزقی ایل کی کتاب کے ۳۴ باب کی ۲۳ و ۲۴ آیات میں اور اسی کتاب کے ۳۷ باب کی ۲۴ تا آخر آیات میں لکھا ہے ؛

"میں ان کے لئے ایک چوپان مقرر کروں گا۔ اور وہ ان کو چرائے گا۔ یعنی میرا بندہ داؤد ان کو چرائے گا۔ اور وہی ان کا چوپان ہوگا۔" ....

چوپان کی اصطلاح کوئی نئی اصطلاح نہیں۔ انبیاء اپنی امتوں کے لئے گڈریے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اب اس پیشگوئی کے لحاظ سے داؤد نبی جو ہیں۔ وہ کسی آئندہ زمانہ میں ہی ہونے والے ہیں۔ ورنہ پہلے داؤد تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کیا خود حزقی ایل نبی سے بھی جو یہ پیشگوئی کر رہے ہیں بہت پہلے گزر چکے ہیں۔ پس یہ وہی نبی ہے۔ جس نے یہ کہا۔ ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

اس کے بعد دانی ایل نبی کی کتاب کا بارھواں باب ملاحظہ فرمائیے۔ اس کی آخری آیات میں یہ الفاظ ہیں۔

"اے دانی ایل تو اپنی راہ چلا جا۔ کہ یہ باتیں آخری وقت تک بند و سربمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کئے جائیں گے۔ اور سفید کئے جائیں گے .... کوئی نہ سمجھے گا۔ پر دانشمند سمجھیں گے۔ اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی۔ اور بت توڑے جائیں گے۔ ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے"

میں پہلے یہ بتا دوں۔ کہ آج کل مروجہ اردو بائیبلوں میں الفاظ "بت توڑے جائیں گے" کی بجائے "مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے" لکھا ہے مگر اصل عبرانی الفاظ کا ترجمہ وہی ہے۔ جو میں نے کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آکر سوختنی قربانی کو موقوف کیا۔ اور بتوں کو توڑا۔ اگر موجودہ بائیبل کے رائج ترجمہ کو ہی لے لیا جائے۔ تو بھی یہی معنے بنتے ہیں۔ کہ آپ نے مکروہ چیز بت پرستی کو بند فرمایا۔ پھر آپ سے ۱۲۹۰ برس بعد ایک اور نبی نے آنا ہے کیونکہ پیشگوئیوں میں ایک دن سے مراد ایک سال بھی لے لیا جاتا ہے۔ اور بائیبل والے بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ زبور ۹۰ آیت ۴ و ۲ پطرس تیسرا باب آیت ۸ میں لکھا ہے۔ کہ ایک دن ہزار برس کے برابر ہوتا ہے۔ چنانچہ انہی ایام کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا۔ کہ وہ خدا کی طرف سے نبی ہو کر آئے ہیں اس سے بھی بڑھ کر ایک اور ثبوت لیجئے۔ دانی ایل کی کتاب کا آٹھواں باب غور سے پڑھئے۔ اس میں آپ کو دانی ایل نبی کی ایک رؤیا ملے گی اس باب کی تیرھویں سے چودھویں آیات یہ ہیں ؛

"میں نے ایک قدسی کو بولتے سنا۔ اور دوسرے قدسی نے جو اس قدسی سے کلام کرتا تھا۔ پوچھا کہ وہ رؤیت دائمی قربانی کی بابت اور اس اجاڑنے والے کی شرارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر دونوں دیئے گئے کہ پامال ہوں۔ کب تک رہیگی۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ دو ہزار تین سو دن تک پھر مقدس پاک کیا جائیگا"

حضرت دانیال کے اس مکاشفہ کی رو سے ۱۸۳۷ء میں ایک نبی مبعوث ہونا چاہئے۔ اور یہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کا زمانہ ہے۔ میں بتلا چکا ہوں۔ کہ پیشگوئیوں میں دن سے مراد سال بھی ہوتا ہے۔ اس جگہ ۲۳۰۰ دن سے مراد ۲۳۰۰ سال ہیں۔ اس میں سے چار سو تریسٹھ سال جو قبل مسیح دانیال نبی کا زمانہ ہے۔ منہا کریں تو باقی ایک ہزار آٹھ سو سینتیس برس رہتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۳۶ء کی ہے۔ مسیحی لوگ خود بھی اس کو نزول مسیح کا زمانہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ سنیل جیسے جنہوں نے بائیبل کی پیشگوئیوں پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اس بات کو تسلیم کیا ہے

پھر میں ایک اور حوالہ جو بالکل نیا اور نہایت مفید ہے آپ صاحبان کو بتلاتا ہوں۔

طالمود یہودیوں کی ایک مقدس کتاب ہے۔ جس میں ان کی حدیثیں اور روایتیں درج ہیں۔ اس میں ایک عجیب بات لکھی ہے۔ طالمود ایسے زمانہ کی کتاب ہے۔ جبکہ حضرت مسیح ناصری دنیا میں پیدا نہ ہوئے تھے۔ اور یہود بڑے شوق سے حضرت مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ اس زمانہ میں کسی نبی یا ولی کا مکاشفہ طالمود میں درج ہوا۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ مسیح دو آنیوالے ہیں۔ پہلا مسیح اور ہے اور دوسرا اور ہے۔ پہلا مسیح چنداں کامیاب نہ ہوگا۔ اور اس کی تبلیغ تھوڑی جگہ پھیلے گی۔ شادی نہ کرے گا۔ دوسرا مسیح بہت کامیاب ہوگا۔ سب ملکوں میں اس کی تبلیغ پھیلے گی شادی کرے گا۔ صاحب اولاد ہوگا۔ اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ گویا یتزوج و یولد لہ کا مصداق ہوگا۔ اب اس سارے بیان سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہودیوں کے نزدیک نبوت جاری ہے۔ اور یہی ہماری مراد تھی ؛

عیسائی مذہب کا موعود

گو ہمارے نزدیک یہودیت ہی کا نام عیسائیت ہے اس لئے اسے الگ بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر عیسائی چونکہ عیسائیت کو الگ ممتاز مذہب خیال کرتے ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق الگ حوالے بیان کرتا ہوں۔ عیسائیت میں بھی تحریف کا وہی نمونہ موجود ہے۔ جو یہودیت میں ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ایک ہی کان کے گوہر ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ یہاں بھی ہمیں کچھ نہ کچھ مصالح مل جاتا ہے۔ جو ہمارے مطلب کے پورا کرنے کے لئے کافی ہے ؛

اس جگہ بھی میں الگ الگ طور پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے بعد آنے والے نبی کے متعلق ثبوت دوں گا۔

حضرت مسیح ایک تمثیل بیان فرماتے ہیں۔ جس کا ذکر متی ۲۱/۳۳ میں ہے۔ اور مرقس ولوقا وغیرہ میں بھی فرماتے ہیں۔ خدا نے ہدایت کا ایک باغ لگایا۔ اور کئی نوکر اس کی خبر گیری کے واسطے بھیجے پھر اس نے اپنا ایک بیٹا بھیجا۔ اور پھر خدا خود آیا۔ کیونکہ نوکروں اور بیٹے سب کو کاشتکاروں نے بے قدری کی نگاہ سے دیکھا۔ اور بعض کو مار ڈالا۔ اس تمثیل میں حضرت موسیٰ کے بعد آنے والے نبیوں کو نوکر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح اپنے آپ کو لفظ بیٹا سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ایک اور نبی کو جو آپ کے بعد آئے گا۔ ان کی علو شان کی وجہ سے خود خدا کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اسی طرح یوحنا ۱۶/۷ میں اپنے بعد ایک آنے والے کی خبر دیتے ہیں۔ جو آپ سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہو گا۔ چنانچہ لکھا ہے "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں۔ تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا۔ تو اسے تمہارے پاس بھیجدوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا۔ لیکن جو کچھ سنیگا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کریگا" پھر یوحنا کے مکاشفہ ۱۹/۱۱ میں لکھا ہے" پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اور اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند"

اسی طرح اعمال باب ۳ میں از آیت ۲۰ تا ۲۲ لکھا ہے۔

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ۔ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اسی طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے۔ یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا۔ کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تیرے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے۔ اس کی سننا۔ اور یہ ہوگا۔ کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا۔ وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائیگا"

اس حوالہ میں الفاظ "یعنی یسوع کو بھیجے" تو بعد کی اختراع معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کو بیچ میں گھسیڑنے سے فقرہ کے کچھ معنی ہی نہیں بنتے۔ دراصل ان آیات میں نبیوں کے آنے کی خبر دی گئی [illegible]

حضرت مولوی حافظ فضل الدین صاحب رضؓ کے حالاتِ زندگی

ابتدائی حالات

قبلہ والد مولوی حافظ فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ متوطن کھاریاں ضلع گجرات کی تحریری تاریخ پیدائش تو نہیں ہے البتہ تخمیناً آپ کا سن ولادت ۱۸۵۴ء کے لگ بھگ ہے آپ کے والد کا نام حافظ عبداللہ تھا۔ اور قوم گوجر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے دو اور بھائی تھے۔ وہ بھی حافظ قرآن تھے۔ آپ نے فارسی اور اردو کی تعلیم مقامی سکول میں پائی۔ آپ کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا از حد شوق تھا۔ اور کھاریاں سے چند میل شرق کی جانب موضع جنڈ میں حافظ علم الدین صاحب ایک قاری تھے۔ اور اکثر لوگ ان کے پاس حفظ قرآن کے لئے جایا کرتے تھے۔ آپ بھی تین سال وہاں رہے اور قرآن کریم حفظ کیا۔

دینی تعلیم کا شوق

پھر چار سال موضع آہی آوان میں قاضی سلطان محمود صاحب سے عربی علم ادب منطق اور صرف نحو وغیرہ پڑھتے رہے قاضی صاحب کے ساتھ آپ کو آخر دم تک عقیدت رہی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں حضور سے درخواست کی۔ کہ ان کے لئے ایک تبلیغی خط لکھ دیں۔ اس پر حضرت اقدس نے ایک خط لکھدیا۔ جو اخبار البدر میں شائع ہو چکا ہے۔ جب وہ خط قاضی صاحب کو دیا گیا۔ تو انہوں نے پڑھ کر یہ جواب لکھ دیا کہ

مرحبا اے بلبل باغ کہن ؎ از گل رعنا بگو با ما سخن

مگر افسوس قاضی صاحب علانیہ بیعت نہ کر سکے قاضی صاحب سے پڑھنے کے بعد آپ موضع تلونڈی ضلع گورداسپور میں مولوی عبداللہ صاحب کے پاس گئے۔ اور وہاں سے کچھ علم قرآن و حدیث حاصل کیا۔ والد صاحب فرماتے کہ جب میں تلونڈی گیا۔ تو اسی سڑک پر سے گزرا۔ جو بٹالہ سے قادیان کو جاتی ہے۔ مگر اس وقت میں نے قادیان کا نام بھی نہ سنا تھا۔ جب بیعت کے لئے قادیان گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ وہی راستہ ہے جہاں پر سے پہلے گزرا تھا۔ یہ مولوی عبداللہ صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی اور سرکار بٹالہ کے بھی استاد تھے۔ کچھ عرصہ تلونڈی میں رہنے کے بعد والد صاحب بیمار ہو گئے۔ اس لئے واپس آ گئے۔ مگر آپ کو علم قرآن و حدیث حاصل کرنے کا چونکہ از حد شوق تھا۔ اس لئے جب صحت ہوئی۔ تو سہارنپور چلے گئے۔ اور مولوی محمد مظہر الدین صاحب کے مدرسہ اسلامیہ میں داخل ہو گئے۔ دو سال وہاں مقیم رہے۔ جب آپ کے بھائی حافظ علم الدین صاحب بیمار ہو گئے۔ تو آپ کو واپس آنا پڑا۔ [illegible] کے بھائی صاحب فوت ہو گئے۔ اس لئے واپس سہارنپور نہ جا سکے۔

کھاریاں میں قیام

ان دنوں اس علاقہ میں کوئی عالم نہ تھا۔ لوگوں نے آپ سے درخواست کی۔ کہ نماز جمعہ پڑھایا کریں۔ آپ نے بابو عربی کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھانا شروع کی۔ والد صاحب فرماتے۔ جب میں تعلیم حاصل کر کے کھاریاں مقیم ہو گیا۔ تو مجھے بہت سی ملازمتیں ملتی تھیں۔ مگر میں نے نیت کی۔ بلکہ اسی نیت سے تعلیم حاصل کرنے گیا تھا۔ کہ اپنی قوم کو دینی تعلیم دوں گا۔ اس لئے کسی ملازمت کو قبول نہ کیا۔ مگر فرماتے۔ آتے ہی مجھے مباحثات میں پڑنا پڑا۔ اور یہ دل کی خواہش دل ہی میں رہی۔ گو آپ کے پاس دو تین طالب علم قرآن و حدیث پڑھنے کیلئے ہمیشہ رہا کرتے تھے۔ مگر وسیع پیمانے پر درس جاری نہ کر سکے۔

مباحثات

جب آپ بعد تحصیل علم اپنے وطن میں مراجعت فرما ہوئے تو ان دنوں ایک مولوی صاحب جن کو لوگ بغدادی کے نام سے پکارتے تھے۔ عموماً یہ وعظ کیا کرتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ اور آپ کو علم غیب حاصل ہے۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ اس کے خلاف تھے۔ اور اہلحدیث ہونے کی وجہ سے وہابی مولوی کے نام سے مشہور تھے۔ یہ مولوی بغدادی ان کے خلاف بھی کہتا رہتا۔

ان دنوں کھاریاں میں ایک تحصیلدار صاحب نواب بیگ تھے۔ جو علم دوست اور دینی مباحثات میں دلچسپی لیتے تھے۔ جب والد صاحب سہارنپور سے واپس آئے۔ تو مولوی بغدادی صاحب کے ساتھ تحصیلدار صاحب کی موجودگی میں آپ کا تبادلۂ خیالات ہوا۔ جب آپ سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ فرماتے۔ میرے دل میں خیال گزرا۔ یہ ایک آزمائش ہے۔ اگر حق کو چھپایا۔ تو گنہگار بنوں گا۔ اور اگر حق بات کہی۔ تو مخالفت ہوگی۔ اور وہابی کہلاؤں گا۔ تاہم میں نے اصل حقیقت بیان کرنی شروع کی۔ اور پیرایہ یہ اختیار کیا۔ کہ پبلک کو مخاطب کر کے کہا۔ میں آپ لوگوں کے سامنے قرآن اور حدیث سے چند ایک واقعات پیش کرتا ہوں۔ آپ خود اس سے نتیجہ نکال لیں۔ یہ کہکر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعۂ افک کھول کر سنایا۔ اور بتایا۔ کہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تردد ہو گیا۔ اور حضرت عائشہ سے یہاں تک حضور نے فرمایا۔ کہ اے عائشہ اگر واقعی تجھ سے قصور ہو گیا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ سے معافی مانگ

اس کے بعد ایک واقعہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کا تھا۔ جس میں یہودی بے گناہ تھا مگر گواہ مسلمان کو بری قرار دے رہے تھے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو اصل واقعہ سے آگاہ کیا۔ اس طرح کے چند ایک واقعات بیان کئے تو پبلک کہہ اٹھی کہ مولوی بغدادی غلط کہتا ہے۔ اس کے بعد مولوی بغدادی نے تحصیل کھاریاں کے مولویوں کو اپنی حمایت کے لئے تیار کیا۔ ان تمام مولویوں نے اندر ہی اندر تیاری کی اور ایک دن خفیہ طور پر مقرر کیا۔ والد صاحب حسب معمول چاشت کے وقت مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ کہ چنہ والے حافظ صاحب جو آپ کے استاد تھے اور رشتہ دار بھی۔ آپ کے پاس آئے اور آکر بتایا۔ آج تمہارے خلاف اتنے علماء آئے ہوئے ہیں۔ اور تم یہاں بیٹھے ہو۔ اتنے میں تحصیلدار صاحب کی طرف سے پیغام آیا۔ کہ آپ تشریف لائیں۔ آپ صرف قرآن کریم لے کر چلے گئے۔ جب مجمع میں پہنچے تو دیکھا کہ درجنوں مولوی آئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ چالاک مولوی غلام غوث ساکن کھوڑی اور مولوی عبیداللہ ساکن عمرچک تھے۔ تحصیلدار صاحب نے والد صاحب سے کہا کہ آپ اکیلے ہیں اگر کہیں تو مولوی برہان الدین صاحب کو بلا لیا جائے۔ مگر آپ نے اس کی ضرورت محسوس نہ کی۔ جب مجلس جم گئی تو مولوی غلام غوث صاحب نے والد صاحب سے پوچھا آیا یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ والد صاحب نے جواباً فرمایا اگر کوئی آدمی شوق محبت سے کہتا ہے تو جائز ہے۔ اور اگر اس خیال سے کہتا ہے کہ رسول اللہ حاضر و ناظر ہیں تو خوف کفر ہے۔ مولوی صاحب نے یہ آیت پیش کی۔ ویکون الرسول علیکم شہیدا اور ترجمہ کرتے ہوئے کہا کہ شاہد وہی ہو سکتا ہے جو حاضر و ناظر ہو۔ اس پر والد صاحب نے فرمایا۔ نبی کریمؐ نے جو معنے اس آیت کے کئے ہیں وہ بتاؤ۔ چونکہ مولویوں کو یاد نہ تھا اس لئے خاموش ہو گئے۔ آخر تحصیلدار نے کہا اچھا مولوی صاحب آپ ہی بتائیں۔ آپ نے بخاری شریف کتاب التفسیر کا حوالہ دے کر بتایا کہ اس میں تو یہ ذکر ہے کہ نبی کریمؐ اپنی امت کی تصدیق کریں گے کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں درست ہے۔ پھر ساتھ ہی واقعہ حوض کوثر یعنی اصیحابی اصیحابی سنایا۔ اس پر سب مولوی حیران رہ گئے اس کے بعد سارے علاقہ میں والد صاحب کا سکہ بیٹھ گیا۔

ایک خواب

یہ تحصیلدار بھی ہندو تھا۔ تمام اہلکار بھی ہندو تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل کا ہے۔ یہ لوگ آریہ خیالات کے تھے اور اکثر اسلام پر اعتراض کرتے۔ کئی ایک مسلمان کہلانے والے ملازم تحصیل بھی تحصیلدار کی ہاں میں ہاں ملاتے۔ وہ اکثر معجزہ شق القمر و دیگر معجزات نبویؐ پر اعتراض کرتے۔ والد صاحب فرماتے میں ان اعتراضات کو سنتا دل میں کڑھتا اور اکثر خدائے تعالیٰ سے تائید اسلام کے لئے دعائیں مانگتا۔ ایک دن کا واقعہ ہے باؤلی شرقی کے پاس چند ہندو اہلکار بیٹھے تھے اور اسلام پر ہنسی اڑا رہے تھے۔ والد صاحب فرماتے۔ اس دن میں نے نمازوں میں بہت زاری کی اور اسلام کی تائید اور نصرت کے لئے دعائیں کیں۔ اسی رات جب میں سویا تو ایک خواب دیکھا کہ مشرق کی جانب سے گرد اٹھی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ کیا ہے تو کسی نے جواب دیا کہ امام مہدی کی فوجوں نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے اس لئے کافر بھاگے جا رہے ہیں۔ اتنے میں گرد وغیرہ دور ہو گئی۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زمین کا قطعہ ہے جس میں ایک چھوٹا سا خیمہ نصب ہے اس کے اندر ایک سفید ریش بزرگ ہیں۔ میں جھک کر اس خیمہ کے اندر داخل ہوتا ہوں اور ان بزرگ کی بیعت کرتا ہوں۔ بیعت لینے کے بعد وہ مجھے سکھاتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ۔ اس کلمہ کے پڑھنے سے مجھے بہت لطف آتا ہے اور رقت طاری ہو جاتی ہے۔ میں جب جاگا تو یہ کلمہ زبان پر جاری تھا اور آنسو بہ رہے تھے۔ پورے سات دن تک میں اس کا لطف محسوس کرتا رہا۔ اس کے بعد جب جمعہ کا دن آیا۔ تو میں نے لوگوں کو یہ خواب سنایا۔ اور کہا۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب کوئی مرد خدا اسلام کی تائید کے لئے کھڑا ہوگا۔

سرمہ چشم آریہ کا مطالعہ

اس کے بعد والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سرمہ چشم آریہ کہیں سے ملی۔ آپ نے پڑھی اور بہت خوش ہوئے۔ آپ فرماتے مجھے خیال گزرا کہ یہی شخص تائید دین کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ مگر چونکہ حضور کا دعویٰ ماموریت نہ تھا۔ اس لئے خاموش رہے۔ والد صاحب کے والد بزرگوار بھی اس وقت زندہ تھے اور وہ بھی سرمہ چشم آریہ پڑھا کرتے تھے مگر وہ حضور کے دعویٰ سے پہلے ہی وفات پا گئے۔

ایک اشتہار

ایک دن آپ مسجد میں کھڑے تھے کہ آپ کے ایک دوست مسجد میں آئے اور ہنستے ہنستے کہنے لگے۔ آؤ میں ایک نئی بات سناؤں۔ یہ کہہ کر ایک ورقہ اشتہار والد صاحب کو دیا اور خود چلے گئے۔ وہ اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ والد صاحب فرماتے اس میں صرف چند سطریں ہی تھیں۔ اور مضمون یہ تھا کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے علم دیا ہے کہ پہلا مسیح فوت ہو چکا ہے اور آپ آنے والا مسیح میں ہوں [illegible] بس یہ اعلان ہی تھا۔ آپ فرماتے [illegible] پڑھا اور معاً یہ خیال دل میں گزرا کہ یہ ممکن ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مسیح کو فوت شدہ نبیوں میں دیکھا ہے۔ زندہ کا فوت شدگان میں کیا کام فرماتے مجھے مخالفت کا خیال تک نہ گزرا۔ خدا کی قدرت ہے کہ وہ صاحب جنہوں نے آپ کو اشتہار دیا تھا بیعت سے محروم ہی رہے۔ اسی طرح کچھ دن گزر گئے۔

احمدیت میں شمولیت

ایک روز بہت سویرے پو پھٹنے سے بھی پیشتر مولوی برہان الدین صاحب جہلمی والد صاحب کے پاس تشریف لائے اور آکر کہنے لگے مرزا صاحب کے متعلق اب شور بہت بڑھ گیا ہے۔ بس ان کی کتابیں لے آیا ہوں۔ چلو میں اور آپ گاؤں سے باہر علیحدہ بیٹھ کر ان کتابوں کو پڑھتے ہیں اور سوچتے ہیں۔ والد صاحب اور مولوی صاحب مرحوم چل پڑے لیکن راستہ میں مولوی صاحب نے فرمایا اب میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ میں ایک دفعہ کتابیں پڑھ چکا ہوں۔ آپ اپنے طور پر پڑھیں اور پھر اپنی رائے سے مطلع کریں۔ اس پر والد صاحب واپس آگئے۔ اور ازالہ اوہام پڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں آپ پڑھتے آپ کا خیال حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی طرف مائل ہوتا جاتا آخر آپ نے مولوی برہان الدین صاحب کو لکھا کہ میں جوں جوں کتاب پڑھتا ہوں میرا عقیدہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق بڑھتی جاتی ہے اس کے کچھ عرصہ بعد مشہور ہو گیا کہ مولوی برہان الدین صاحب کہیں چلے گئے ہیں۔ ایک دن والد صاحب کو کسی نے آکر کہا مولوی برہان الدین صاحب آپ کو یاد کرتے ہیں۔ مولوی صاحب مرحوم گاؤں سے باہر سڑک پر کھڑے تھے۔ والد صاحب ان کے پاس گئے تو مولوی صاحب نے بتایا میں تو حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر آیا ہوں۔ آپ بھی بیعت کر آئیں۔ یہ غالباً جون ۱۸۹۱ء کا واقعہ ہے اس پر والد صاحب بھی ستمبر میں قادیان گئے۔ اور حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔ پھر دوسری دفعہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دسمبر ۱۸۹۲ء میں قادیان گئے۔ آپ کا نام آئینہ کمالات اسلام میں ان لوگوں کی فہرست میں درج ہے جو کہ جلسہ سالانہ پر حاضر تھے۔

وفات مسیح پر مباحثات

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے پر آپ کی سخت مخالفت کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اور آپ کو مباحثات میں حصہ لینا پڑا۔ معمولی معمولی مباحثے تو آپ نے کئی کئے مگر بہت مشہور مناظرے آپ نے تین چار کئے۔ مولوی غلام احمد ساکن ڈوگہ متصل کھاریاں سے ساتھ موضع الکہ میں مولوی صدر الدین صاحب اور قاضی سلطان محمود صاحب کی موجودگی میں پھر ایک [illegible] مسیح ناصری پر ہوا۔ آپ کے

[illegible]

غیر ثقہ ہونا ثابت کیا۔ اس سے قاضی صاحب یہاں تک متاثر ہوئے کہ انہوں نے کہدیا علم حدیث میں مولوی فضل الدین کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ایک اور مناظرہ تحریری آپ کے اور مولوی محمود صاحب نجومی کے درمیان سات روز تک وفات مسیح ناصری پر ہوتا رہا۔ مولوی محمد الدین صاحب واصلیاتی نویس آپ کے کاتب تھے۔ آخر مولوی محمود صاحب مناظرہ کو بغیر تکمیل تک پہنچانے کے چند کتابیں لانے کا بہانہ کر کے ایسے گئے۔ کہ پھر واپس نہ آئے۔ وہ تحریری پرچہ جات غالباً اکمل صاحب نے بعد میں مولوی صاحب سے بغرض اشاعت لئے۔ مگر نامعلوم کدھر گئے اسی طرح ایک مناظرہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کیساتھ وفات مسیح پر ہوا۔ ان مناظروں کا اثر علاقہ کھاریاں پر بہت اچھا پڑا۔

مختلف دیہات میں احمدی جماعتیں

علاوہ ازیں اور لوگوں نے بھی [illegible] آپ سے گفتگو کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کئی جگہ احمدی جماعتیں بن گئیں۔ چنانچہ موضع ڈونگ میں جماعت اسی طرح قائم ہوئی حضرت غلام اللہ شاہ صاحب ساکن ڈونگ جو ایک عالم باعمل تھے۔ مولوی صاحب کے پاس بغرض گفتگو تشریف لائے۔ چونکہ آپ بہت سلیم الطبع تھے اس لئے گفتگو کے دوران میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہو گئے۔ ان کے احمدیت میں شامل ہونے کی وجہ سے ڈونگ میں اچھی خاصی جماعت پیدا ہو گئی۔ موضع چک سکندر میں میرے نانا جان حافظ احمد الدین صاحب مرحوم بھی [illegible] تھے۔ والد صاحب کا تعلق وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے قائم ہوا تھا۔ والد صاحب کے بیعت کر لینے پر نانا صاحب نے بھی علمی تحقیقات کے بعد بیعت کر لی۔ اور وہاں بھی ایک اچھی جماعت پیدا ہو گئی۔ سید غلام اللہ صاحب مرحوم اور حافظ احمد الدین صاحب مرحوم میرے نانا جان بھی والد صاحب کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ بدری اصحاب میں شامل ہیں۔ ایسا ہی تہال اڑہ۔ لدھیانوالی۔ بھوپال وغیرہ مقامات پر والد صاحب کے ذریعہ یا آپ کے ذریعہ احمدی ہونے والے احباب کے ذریعہ جماعتیں قائم ہو گئیں۔ حضرت والد صاحب نے الحب للہ والبغض للہ پر ایسا عمل کیا۔ کہ جن رشتہ داروں نے سلسلہ احمدیہ کو قبول نہ کیا۔ ان سے کہدیا۔ کہ اب ہم کوئی ایسا رشتہ دار نہیں جانتے۔ جو کہ احمدی نہ ہو۔ جو رشتہ دار غیر احمدی رہا۔ اس سے اس طرح قطع تعلق ہو گیا ہے۔ کہ ہمیں معلوم ہی نہیں۔ وہ کبھی ہمارا رشتہ دار تھا

قادیان میں قیام

جب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب فوت ہو گئے۔ اور والد صاحب چند دنوں کے لئے قادیان گئے۔ تو خط لکھدیا۔ کہ میں یہاں کچھ عرصہ رہوں گا۔ اس وقت آپ چھ ماہ قادیان رہے۔ مدرسہ احمدیہ کی نئی نئی بنیاد رکھی گئی تھی۔ آپ کو اس میں حضرت اقدس نے دینیات کا مدرس مقرر فرمایا۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ جب میں سکول میں آیا۔ اس وقت صرف آپ اور قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب رضی اللہ عنہ مدرسہ احمدیہ میں استاد تھے علاوہ مدرسہ احمدیہ میں کام کرنے کے والد صاحب نے تھوڑا عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ہیڈ ماسٹری کے زمانہ میں مدرس دینیات یا عربی مدرس کے طور پر کام کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ سے ایک سوال اور اس کا جواب

میں نے ایک دن پوچھا۔ والد صاحب جب آپ پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گئے۔ تو آپ نے کوئی سوال پوچھا۔ فرمانے لگے۔ میں نے ایک مسئلہ دریافت کیا۔ کہ فاتحہ خلف الامام پڑھنا ضروری ہے۔ یا نہیں؟ حضور نے فرمایا۔ ضروری ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ میں نے عرض کیا۔ حضور قرآن میں تو آتا ہے جب قرآن پڑھا جائے۔ تو چپ رہو۔ اس پر حضور فرمانے لگے۔ بے شک یہ صحیح ہے۔ مگر قرآن قرآن پڑھنے سے منع نہیں کرتا۔ اگر یہ درست مانا جائے۔ تو آج ہی سارے مکتب بند ہو جائیں۔ اور تعلیم قرآن دینا امر محال ہو جائے گا۔ والد صاحب فرماتے۔ یہ جواب مجھے ایسا پسند آیا۔ کہ میں فریفتہ ہو گیا۔ فرماتے ہم [illegible] علم کے قائل تھے۔ مگر حضرت اقدس علیہ السلام نہ کسی علمی اصطلاح کی طرف گئے۔ اور نہ حضور نے ادھر ادھر کے حوالے دیئے۔ بلکہ ایک موٹی دلیل [illegible] جو کسی سابقہ کتاب میں نہ تھی۔ میں اسی وقت قائل ہو گیا۔ کہ یہ شخص صحیح مسلم لدنی رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تین باتیں

جس وقت آپ نے بیعت کی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے آپ سے تین بیان فرمائیں

اول۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین کا نماز میں تکرار کیا کرو۔ اس سے توجہ قائم رہتی ہے۔ اور خشوع خضوع پیدا ہوتا ہے۔

دوم۔ استغفار اور درود کثرت سے پڑھا کرو۔

سوم۔ حتے الوسع نماز تہجد ادا کیا کرو۔

ان تینوں باتوں پر والد صاحب سختی سے عامل رہے۔ میں نے آپ کے ساتھ سفر بھی کئے۔ گھر پر بھی دیکھا مجھے یاد نہیں۔ کہ آپ نے کبھی نماز تہجد چھوڑی ہو۔ بلکہ آخری بیماری کے ایام میں بھی آخری دن تک نماز تہجد پڑھتے رہے۔

عام اخلاق وعادات

آپ ایک باعمل عالم تھے۔ صوفی منش تھے اپنے ہاتھ سے کام کرنا بہت پسند کرتے تھے۔ اور اس شخص کو بہت پیار کرتے تھے۔ جو کوئی کام کرنے میں عار نہ سمجھتا ہو۔ آپ کی طبیعت میں ہمدردی بنی نوع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

ڈوگہ کھاریاں کے قریب ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک حافظ صاحب بہت بزرگ ہو گزرے ہیں۔ اکثر لوگ ان سے عقیدت رکھتے تھے۔ وہ حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ انہوں نے کئی لوگوں سے کہا۔ کہ اگر تمہیں خواہش ہو۔ کہ فرشتہ دیکھو۔ تو کھاریاں جا کر مولوی فضل الدین صاحب کو دیکھ لو۔ آپ ملہم تھے۔ مگر اپنے رؤیا و الہامات وغیرہ بالکل نہ بتاتے تھے۔ بلکہ جو آدمی اپنی خوابیں کثرت سے آکر سناتا۔ اس کو پسند نہ کرتے۔ ہاں اگر کسی خواب یا الہام کی بناء پر سمجھتے۔ کہ کوئی ایسا امر درپیش ہونے والا ہے۔ جو عام لوگوں پر اثر انداز ہو گا۔ تو اس کا ذکر کر دیتے۔ کئی دفعہ اپنے دوستوں کو [illegible] کے آنے سے پیشتر انتظام کرنے کے لئے کہدیتے۔ اور ان کو بھی ایسا یقین تھا۔ کہ فوراً آپ کے فرمانے پر عمل پیرا ہوتے۔

آپ اس وجہ سے مشہور تھے۔ کئی غیر مسلم مثلاً ہندو اور سکھ عدالتوں اور [illegible] کے ساتھ مقدمات میں آپ کو ثالث مقرر کر دیتے۔ چنانچہ کئی مقدمات میں آپ ثالث مقرر ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کی زبان میں ایسی تاثیر رکھی۔ کہ مقدمات اکثر کار صلح پر ختم ہوتے۔ باوجود ظاہراً دنیا سے کنارہ کش ہونے کے آپ دنیا کے سارے نشیب و فراز اچھی طرح جانتے۔ سیاسیات ملکی سے بھی دلچسپی رکھتے اور اخبار وغیرہ کا مطالعہ کرتے۔ آپ کا یہ معمول تھا۔ کہ اکثر وقت مسجد میں گزارتے۔ آپ ان لوگوں میں سے ایک تھے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا۔ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر الخ

آپ ایک کامل ولی اللہ تھے۔

این سعادت بزور بازو نیست ؛ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلافت ثانیہ میں بیعت کس طرح کی

خلافت ثانیہ کے شروع میں آپ کو بھی کچھ ابتلا آیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے کامیاب کیا۔ آپ کے پاس تین دفعہ قادیان سے وفد آئے۔ مگر آپ نے خلافت کی بیعت نہ کی۔ اس کے بعد آپ نے خواب دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں۔ مگر خفا ہیں۔ بولتے نہیں۔ آپ نے پوچھا۔ حضور اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت اقدس علیہ السلام فرمانے لگے۔ "تفرقہ" اس کے بعد قاضی سید امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ تو حضرت والد صاحب نے اپنی اور جماعت احمدیہ کھاریاں کی بیعت خلافت کا خط لکھدیا۔

ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب جہلم آئے تو مولوی صاحب کو بلوایا۔ مولوی صاحب آئے اور خواجہ صاحب سے گفتگو ہوئی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ آپ لوگوں نے خلیفہ اولؓ کی بیعت کیوں کی تھی۔ خواجہ صاحب نے کہا میں اس کا بانی ہی تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے یہ اینٹ رکھی تھی۔ والد صاحب فرمانے لگے۔ اینٹ لگا کر آپ نے۔ اور اب اکھڑوا رہے ہو یہ نہیں ہو سکتا۔ [illegible] میں تو غیر مبائعین کو خیال [illegible] شاید مولوی صاحب [illegible] گو آخر ناامید ہو گئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اجازت لے کر ایک دو دفعہ ہر دو فریقوں میں صلح کی کوشش بھی کی۔ مگر ناکام رہے۔ [illegible] آپ کو اس کا دکھ تھا کہ لاہوری جیت [illegible] نہیں ہونے دیتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے عقیدت

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بہت عقیدت تھی۔ شروع اختلاف کے وقت ہی فرماتے [illegible] میاں صاحب متقی اور منتظم ہیں۔ اختلاف [illegible] آپ نے بیعت خلافت [illegible] قادیان ہی [illegible] آپ کو بہت تعلق تھا۔ آخری بیماری میں [illegible]

[illegible]

بشاشت آگئی اور فرمانے لگے خدا استقامت دے گا۔

اطاعت حکم آپ میں کمال تھی۔ کشمیر کے معاملہ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ٹریکٹ یا دیگر احکامات بھیجتے۔ تو ہدایات کے مطابق فوراً عمل کرتے۔ اور خدا نے آپ کو بیٹا بھی مولوی محمد الدین صاحب واصل باقی نویس جیسا پیر جوان ہمت دیا تھا خدا اس کی عمر دراز کرے۔ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعتوں میں امارت کا نظام مقرر کیا ہے والد صاحب جماعت ہائے کھاریاں کے امیر رہے۔

مرض الموت

آپ بیمار بہت کم ہوتے تھے۔ البتہ پیشاب کی مستقل بیماری آپ کو تھی۔ ۲۷ اگست ۱۹۴۱ء کو بعارضہ بخار بیمار ہوئے۔ پہلے خیال تھا کہ معمولی بخار ہے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بھی دوائی دی۔ مگر صحت نہ ہوئی۔ آخر بیماری زور پکڑ گئی۔ دایاں پھیپھڑا خراب ہو گیا۔ بخار بدستور رہا۔ آخر پیشاب کی بیماری نے زور پکڑ لیا۔ ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد پیشاب کرنا پڑتا۔ بہت کمزور ہو گئے۔ باوجود ہر قسم کے علاج کرنے کے صحت مقدر نہ تھی۔

وفات

آپ ۱۴ اکتوبر بروز جمعہ بوقت عشاء حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اسی برس کے لگ بھگ عمر پائی ہے۔ ۱۵ اکتوبر کو آپ کا جنازہ بذریعہ موٹر لاری قادیان لایا گیا۔ آپ ۱۶ کی صبح کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر آپ سے واقف مسلم و غیر مسلم اس امر کا اظہار کرتے تھے کہ ان کا حقیقی خیر خواہ گذر گیا ہے۔ آپ نے کیسی مبارک زندگی گذاری۔ سچ ہے ؎

خوشی بود نعمت با نعمت   اگر بر نکوئی بود خاتمت

جن لوگوں نے آپ کی بیماری کے ایام میں آپ کی عبادت کو دیکھا ہے وہی جانتے ہیں کہ آپ نے کس طرح دل اپنے مولیٰ سے لگایا ہوا تھا۔ باوقت باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔ بخار کی حالت میں بھی درس [illegible] کرتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تہجد کی نماز ان [illegible] کے حالت [illegible] ایک رات بھی [illegible] بلکہ حسب معمول [illegible] رات [illegible] ادا کرتے رہے۔ بیماری کے آخری دنوں میں [illegible] کے وقت [illegible] کلمات آپ کے منہ [illegible] خدا کی راہ میں [illegible]

[illegible] فرمایا [illegible]

کئی کلمات کبھی کبھی آپ کے منہ سے نکل جاتے۔ آپ خود بھی چندوں کی ادائیگی کے بہت پابند تھے ہمیشہ با شرح چندہ ادا کرتے اور ہر ایک تحریک میں حصہ لیتے۔ ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے بلکہ فرماتے کہ مجھے حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا تھا کہ اپنی اولاد کو دینی اور دنیوی تعلیم دلانا میں نے تمہیں دنیاوی تعلیم اس لئے دلائی تھی کہ خود کماؤ دوسروں کے دست نگر نہ ہو اور اپنے مولیٰ کے [illegible] یہی نصیحت آخری دن بھی کرتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰہم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ واکرم نزلہ۔ خاکسار

سعد الدین احمدی بی۔ اے ٹی۔ سینئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم

قابل توجہ احباب

احمدیہ کور کی انسٹرکٹرز کلاس کو ورزش کے ساتھ جو لیکچر نوٹ کرائے گئے تھے۔ نوٹ بک سائز میں طبع کرائے گئے ہیں۔ جو سکھلانے والے اور سیکھنے والوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوں گے۔ ایک روپیہ کی بارہ ۱۰ ورقی کتاب دو آنے کے حساب سے منگوا سکتے ہیں۔ دفتر ناظر امور عامہ سے طلب کریں۔

وصایا

نمبر ۷۶۵ میں مسماۃ زینب بی بی بنت قطب الدین قوم [illegible] عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں صرف ایک [illegible] روپے تنخواہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں تنخواہ کی کمی یا زیادتی پر بھی یہ وصیت جاری رہیگی۔ تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہونگی میرے مرنے کے بعد بھی اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میرا زیور قیمتی [illegible] روپیہ کا ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دونگی۔ العبد راقمہ: زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد: قطب الدین والد موصیہ۔ گواہ شد: فضل حق برادر موصیہ

نمبر ۷۶۳ میں مسمی نبی بخش ولد حبیب اللہ قوم کمہار پیشہ دکاندار تاریخ بیعت ابتدائی زمانہ حضرت مسیح موعود ساکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں [illegible]

[illegible] واقع محلہ دارالبرکات ۱/۲ ۷ مرلہ کچی [illegible] ہے اس سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ [illegible] اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم بعد وصیت اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں اور رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ نیز میری ماہوار آمد کا انحصار میرے لڑکوں کی دکان کی آمد پر ہے۔ جو کبھی کم کبھی زیادہ ایسی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا فقط۔ العبد: نبی بخش دکاندار نشان انگشت

گواہ شد: محمد اسحٰق ولد نبی بخش موصی دکاندار

گواہ شد: محمد اسمٰعیل ولد نبی بخش دکاندار

نوٹ: میں اپنی ماہوار آمد کا اندازہ ۸ روپے ماہوار سمجھتا ہوں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔

ہماری لاپرواہی

ہم کیا تھے اور اب کیا بن گئے۔ یہ ہماری ہی لاپرواہی ہے

جس نے ہماری طاقتوں کو زائل کر کے ہمارے جسم کو امراض کے رہنے کا گھر بنا دیا ہے۔ تندرست انسان کے جسم سے امراض ٹکر کھا کر دور ہٹ جاتی ہیں۔ لیکن ایک کمزور تھوتھے انسان کو ذرا ذرا سی بات پر امراض آگھیرتی ہیں قدرت کی ان انمول طاقتوں کو ہم اپنی خواہشات نفسانی کو دہکتی ہوئی آگ میں جھونک کر بھسم کرتے جا رہے ہیں۔

ان طاقتوں کو برقرار رکھنے کا واحد طریق

یہ ہے کہ اپنی اپنی طبیعت مزاج اور حالات کے موافق طاقت بخش اکسیروں اور مقوی ادویات کا استعمال کیا جائے مندرجہ ذیل اکسیریں اس غرض کے لئے بہترین ہیں مفصل حالات کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوا دیں

اکسیر نمبر ۵۰

کی یہ دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر میں اس کے برابر طاقت ور دوائی نہیں ہے پہلی گولی اپنا اثر دکھاتی ہے تین سال ہم نے اس کو مشتہر کیا سینکڑوں کو مفت دی اور پھر ان سے تجربات حاصل کر کے جو کچھ کمی تھی اس کو پورا کر دیا اب یہ ایک بے نظیر دوائی ہے۔ کمزوروں کو اب دربدر بھٹکنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۳۰ گولی چودہ روپے (للعہ) ۱۵ گولی سات روپے (۷عہ)

اکسیر نمبر ۲

شوجی مہاراج کا تجویز کردہ ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوان کو پہلوان بنانے کا نسخہ ہے کھانسی۔ نزلہ۔ زکام بھس وغیرہ کو بھی نافع ہے۔ قیمت ۲۴ گولی چار روپے (للعہ) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸ر)

اکسیر نمبر ۳۴ الف

جریان کے واسطے اکسیر دوائی ہے بلکہ سالوں کی بیماری دنوں میں دور ہوتی ہے۔ قیمت صرف دو روپے (للعہ) نمونہ آٹھ آنے (۸ر)

اکسیر ۳۹

یہ دماغ کی خشکی کو دور کرتی ہے حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ دماغی کام کرنے والے مرد استعمال کریں۔ ساتھ ہی ہر جسم کو مضبوط و گٹھا کر کے کمزور کرنے والی کئی امراض کو دور کرتی ہے قیمت فی پاؤ دو روپے (للعہ) نصف پاؤ ایک روپیہ (للعہ)

خط و کتابت و تار کے واسطے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۹۳ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

دلکشا پرفیومری کمپنی کی اشیاء کے حیرت انگیز کرشمے

دلکشا ہیئر آئل رجسٹرڈ

جناب قادر بخش صاحب کلاتھ مرچنٹ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میری بیوی کے سر کے بال اکثر سفید ہو گئے تھے۔ اور سر میں درد ہر وقت رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے آنکھیں بخوبی نہ دیکھ سکتی تھیں میں نے حافظ ملک محمد صاحب ایجنٹ کمپنی سے تین شیشیاں دلکشا ہیئر آئل کی لیکر استعمال کرائیں۔ تو تین ماہ کے عرصے میں بفضل تعالیٰ سب بال سیاہ ہو گئے۔ اور سر درد اور دیگر نقائص جاتے رہے۔

(۲) میاں نور محمد شمس الدین سوداگران چرم و چمڑہ منڈی لاہور سے تحریر فرماتے ہیں جناب مینیجر صاحب دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان۔ میں آپ کا تیار کردہ دلکشا ہیئر آئل آپ کے ایجنٹ حافظ ملک محمد صاحب سے تقریباً ۱۲ شیشیاں لیکر استعمال کر چکا ہوں۔ اس کو نہایت دیرپا۔ اور دماغی طاقت کیلئے نہایت فائدہ بخش پایا۔ میرے سر میں ہمیشہ درد رہتا تھا۔ اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ اس شہادت کو میں چھپا نہیں سکتا۔

دلکشا سنون

میں نے سنون دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کا حافظ ملک محمد صاحب سے لیکر استعمال کیا بیس دن کے استعمال سے جو دانت ہلتے تھے وہ خوب جم گئے۔ باوجود بڑھاپے کے مجھے اس منجن سے حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ الراقم محمد الدین ٹیلر ماسٹر بیرون دہلی دروازہ لاہور

(۲) میں عرصہ سے پائیوریا کی بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کا بنایا ہوا۔ سنون لیکر استعمال کیا۔ چند دنوں میں اس کے استعمال نے مجھے بے حد فائدہ دیا میں اپنی اس رائے کا صدق دل سے اظہار کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ حاجتمند احباب اس کے استعمال سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خاکسار۔ عدالت زرخاں لائن افسر لاہور

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

اعلان

میں اطلاع عام کے لئے اعلان کرتی ہوں کہ شیخ نور احمد صاحب مختار عام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور شیخ فضل قادر و فیض قادر صاحبان پسران شیخ نور احمد صاحب مذکور کا دو منزلہ پختہ مکان جو محلہ دار الفضل قادیان میں متصل مکان جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق واقع ہے۔ اور جس کی حدود ذیل میں درج ہیں۔ بجانب شمال مکان بابو اعجاز حسین صاحب احمدی دہلوی۔ مشرق گلی عام۔ جنوب گلی عام۔ مغرب سڑک کلاں۔ یہ مکان معہ ایک قطعہ زمین سفید واقع قصبہ قادیان متصل دوکانات جو شیخ رحمۃ اللہ صاحب جس کا رقبہ کم و بیش تین مرلے ہے میں مبلغ چار ہزار آٹھ سو بیاسی روپے پر مع جملہ حقوق مالکی کے خرید کر چکی ہوں۔ شیخ نور احمد صاحب مذکور نے تحصیل بٹالہ میں باقاعدہ رجسٹری کرا دی ہے جس کا نمبر ۱۳۴ مورخہ ۵/۲۲ ہے۔ مکان کا انتقال کاغذات پٹواری مال میں نائب تحصیلدار صاحب بٹالہ مورخہ ۱۱/۲۲ کو تصدیق فرما چکے ہیں جو شیخ نور احمد صاحب مذکور نے اپنی اور اپنے بیٹوں فضل قادر و فیض قادر کی طرف سے کر دیا ہے۔ سفید قطعہ زمین کا قبضہ ابھی تک شیخ نور احمد صاحب نے نہیں دلایا۔ [illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی کے وطن مالوف احمد آباد کے ہندو تاجروں نے ۱۵ جنوری وائسرائے کو تار دیا ہے کہ اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کا بل پیش کرنے کی ہرگز اجازت نہ دیں۔ اور مذہبی غیر جانبداری کی پالیسی پر جس کا اعلان ملکہ معظمہ نے کیا تھا سختی سے قائم رہیں۔ ورنہ ملک میں شدید خانہ جنگی شروع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ دیگر مقامات کے ہندوؤں کی طرف سے بھی ایسے ہی تار دئے جا رہے ہیں۔

معاملات الور کی تحقیقات کے متعلق معاصر الامان دہلی کو قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گلینسی کمیشن کی طرح حکومت ہند بہت جلد ایک کمیشن مقرر کرنیوالی ہے۔

چین و جاپان کی جنگ کے متعلق پیکین سے آمدہ ۱۵ جنوری کی خبر ہے کہ تیس ہزار چینی جاپانی فوجی مراکز پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔ جن سے جاپانیوں کی پیش قدمی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ چینیوں میں جاپانی مال کے مقاطعہ کی تحریک بھی بہت زوروں پر ہے۔

ہائیڈرو الیکٹرک سکیم منڈی اب اطمینان بخش ترقی کر رہی ہے چنانچہ ۱۵ جنوری جوگندر نگر اور لاہور کے درمیان بجلی کی رو چلانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

پیرس سے بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع ملی ہے کہ پچھلے دنوں دوران سیاحت میں ولی عہد حیدر آباد کا ایک ہینڈ بیگ جس میں ۱۰ لاکھ پونڈ مالیت کے جواہرات تھے۔ موٹر سے گر گیا۔ اسے ایک فرانسیسی کاشتکار اٹھا کر تھانہ میں لے جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں شہزادہ سے ملاقات ہو گئی۔ جو تلاش میں واپس جا رہا تھا۔ کسان نے بیگ دیدیا۔ شہزادہ نے ۷۰۰ پونڈ مالیتی ایک ہیرا اسے بطور انعام دیا۔

انگلستان میں زلزلہ کے متعلق لندن کی ۱۵ جنوری کی خبر ہے کہ شمال مغربی حصہ میں زلزلے کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جن سے عمارات کو نقصان پہنچا۔ مگر کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

ایک نئی قسم کی بیماری کے نمودار ہونے کے متعلق کانی کرٹ سے ۱۶ جنوری کو ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ بیماری متعدی بھی ہے۔ بخار کے بعد نمونیہ اور پھر کھانسی کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ اور مریض فوت ہو جاتا ہے۔ پہلے اسے طاعونی مرض خیال کیا گیا تھا۔ مگر طبی تحقیقات نے اسے غلط ثابت کر دیا ہے۔

وائسرائے ہند نے موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق غور کرنے کے لئے گول میز کانفرنس کے مقتدر ارکان کو دہلی آنے کی دعوت دی ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ بنگال کے دورہ کو منسوخ کر کے واپس آ گئے ہیں۔

برلن سے ۱۶ جنوری کی خبر ہے کہ چانسلر وان سلیشر نے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پوری قوم کو مسلح بنانا ایک ایسا اہم مقصد ہے جس کی تکمیل کرنا ہر جرمنی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جرمنی میں آزاد انسان کی شناخت یہ ہے کہ وہ پوری طرح مسلح ہو۔

نئی دہلی کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر گرم ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو یکم فروری کو منعقد ہوگا۔ وائسرائے ہند ایک اہم اعلان کریں گے۔ جس میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرنے کے علاوہ گول میز کانفرنس کے نتائج پر بھی روشنی ڈالی جائیگی۔ نیز کانگرس پر بھی اظہار خیال ہوگا۔

الور سے ۱۷ جنوری کی خبر ہے کہ راجہ غضنفر علی ریونیو منسٹر یکایک یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ فی الحال پبلیٹی آفیسر کو چارج دلایا گیا ہے۔ لیکن مستقل طور پر یہ عہدہ کسی انگریز کو دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ایک اور منسٹر بھی انگریز مقرر کیا جائیگا۔

چین کی بالشویک فوجوں نے چینی گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے کہ وہ چینی افواج کے ساتھ مل کر جاپانی افواج سے لڑنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ گورنمنٹ کی طرف سے وہ فوجی سرگرمیاں بند کر دی جائیں۔ جو سوویٹ اضلاع میں جاری ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی مسلمانوں نے اعلان جہاد کر دیا ہے اور حلف اٹھایا ہے کہ جاپان کو اپنے ملک سے نکال کر دم لیں گے۔

گورنر بنگال نے ۱۶ جنوری کو مدنا پور میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کچھ عرصہ سے یہ ضلع دہشت انگیزی کا مرکز رہا ہے اور کئی سرکاری افسروں کی جانیں لی گئی ہیں۔ گورنمنٹ کے لئے اب دو ہی راستے ہیں یا تو وہ حکومت کرنا چھوڑ دے یا انقلاب پسندوں کا چیلنج منظور کرے۔ گورنمنٹ اب اس تحریک کو دبا کر ہی دم لے گی۔

جاپان کے سستے مال نے ہندوستان اور دیگر برطانی نو آبادیات میں برطانوی مال کو جو نقصان پہنچایا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ۱۵ جنوری کو مانچسٹر کے تاجروں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں حکومت سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ برطانی مال پر محصول کو اس قدر کم کر دے۔ کہ جاپانی مال کا مقابلہ کیا جا سکے۔ نیز برطانیہ کے لئے ترجیحی انتظامات کرے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کا ایک فارغ التحصیل نوجوان گوسوامی گورودت چاندنی چوک دہلی اور دہلی کے کالجوں وغیرہ میں لوگوں کے بوٹوں پر پالش کرنے کا کام کر رہا ہے۔ روزگار مہیا کرنیکے علاوہ وہ اس طرح مزدوری کے پیشہ کی عظمت بڑھانا چاہتا ہے۔

لارڈ لائیڈ نے جو کسی زمانہ میں گورنر بمبئی تھے۔ اور اب ایسٹ افریقہ میں ایجنٹ ہیں۔ گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر کیپ ٹاؤن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ دیدی گئی۔ تو یہ برطانیہ کا سب سے بڑا گناہ ہوگا۔ اس سے وہاں ابتری پھیل جائیگی۔ جب اکبر جیسا زبردست اور مدبر بادشاہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد نہ کرا سکا۔ تو ہم اس میں کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔

معاصر سٹیٹسمین کال کے نامہ نگار خصوصی کو معلوم ہوا ہے کہ دربار الور نے مالیہ میں جو تخفیف کی تھی۔ اسے حکومت ہند نے منظور نہیں کیا۔ اور مزید تخفیف کی ہدایت کی ہے۔ جو غالباً ساٹھ ستر فیصدی تک ہو گی۔ نیز حکومت ہند نے دربار الور کو خاص طور پر تنبیہ کی ہے کہ ریاستی افواج کو میوؤں کو گولی کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے تھا۔

ٹوکیو سے ۱۷ جنوری کی خبر ہے کہ جمعیۃ اقوام نے منچوریا کے قضیہ کے متعلق صلح کے لئے جو شرائط پیش کی تھیں۔ جاپان نے انہیں ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

کانگرس کمیٹی کے صدر بابو راجندر پرشاد کو ایس ڈی او پٹنہ نے ۱۸ جنوری ۱۵ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنایا مگر اے کلاس کی سفارش کی۔

پنجاب کونسل میں کچھ عرصہ ہوا۔ پبلک سروسز کمیشن بل پاس ہوا تھا جو سرکاری ملازمتوں کے لئے موزون امیدواروں کا انتخاب کیا کریگا۔ اب حکومت کی طرف سے اس کے ممبر نامزد کر دئے گئے ہیں۔ جو بعض سرکاری ممبروں کے ساتھ انتخاب کیا کریں گے۔ ممبروں میں صرف ایک مسلمان ہے۔ فنانس ممبر اس کے صدر ہونگے۔

مسٹر لطیفی آئی۔ سی۔ ایس گول میز کانفرنس میں سرکاری خدمات بجا لانے کے بعد واپسی پر لاہور کے کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

دہلی میں ۱۷ جنوری کو ہندوستان کے مختلف صوبوں کے انسپکٹران جنرل پولیس کی ایک میٹنگ سول نافرمانی کی تحریک کو کچلنے کے لئے مزید تدابیر سوچنے کیلئے منعقد ہوئی۔ صوبہ بہار کے انسپکٹر جنرل نے صدارت کی۔

ہندوستانی ریاستوں کے جو نمائندے گول میز کانفرنس میں گئے تھے۔ انہیں وائسرائے ہند نے دہلی بلایا ہے۔

وائسرائے ہند نے دہلی پہونچتے ہی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس طلب کیا۔ جس میں اہم سیاسی معاملات پر غور کیا گیا۔ تنخواہوں میں تخفیف کا اعلان ... [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی